صالحین کی رفاقت

ابو اسعد محمد صدیق
مدرس جامعہ سلفیہ

ہر نمازی اپنی نماز کی ہر رکعت میں اپنے رب تعالیٰ سے ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ!

اھدنا الصراط المستقیم

مجھے صراط مستقیم (سیدھی راہ) دکھا، اس پر چلا اور اسی پر قائم ودائم رکھ کر منزل مقصود (جنت) تک پہنچا۔ صراط مستقیم کیا ہے؟

صراط الذین انعمت علیھم

ان لوگوں کا راستہ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا: انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟ ان کا تعارف قرآن کریم نے یوں پیش کیا ہے:

فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین.

جن پر اللہ نے انعام فرمایا وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ صراط مستقیم دو نہیں، چار نہیں بلکہ صرف ایک ہے۔ اس کے سالک وراہی چار قسم کے افراد ہیں:

۱۔ انبیاء کرام، جنہوں نے اللہ کا پیغام انسان تک پہنچایا۔

۲۔ صدیقین، جنہوں نے آگے بڑھ کر انبیاء کی تصدیق کی اور ان کا ساتھ دیا۔

۳۔ شہداء، جنہوں نے انبیاء کے مشن پر اپنا جان ومال قربان کر دیا۔

۴۔ صالحین، جنہوں نے ہر قسم کے امور خیر اور اعمال صالحہ کو اختیار کیا۔

صراط مستقیم شارع عام نہیں بلکہ یہ ایک مخصوص شاہراہ ہے۔ یہ ایوارڈ یافتہ لوگوں کا راستہ ہے یا ان لوگوں کا جن کو ان سے محبت واتباع کا تعلق ہے، اسی لئے فرمایا:

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین.

صراط مستقیم کا سالک و راہی وہی ہوسکتا ہے جو شرک و بدعت سے نفرت اور توحید و سنت سے محبت رکھتا ہے۔

اس مجلس میں ہم چوتھے نمبر پر آنے والے صالحین کا مرتبہ و مقام بیان کریں گے۔ صالحین کا نمبر اگرچہ چوتھا ہے مگر ان کی شان محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ پہلے نمبر والے بھی ان پر رشک کرتے نظر آتے ہیں۔

صالحین وہ لوگ ہیں جن سے اعمال صالحہ صادر ہوتے ہیں۔ اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں لہٰذا صالحین بھی اللہ کے محبوب ہیں۔ اعمال صالحہ سے اللہ راضی ہوجاتا ہے، اعمال صالحہ سے دنیا مین برکت، قبر میں راحت، میدان حشر و نشر میں امن اور جنت میں داخلہ نصیب ہوتا ہے۔ جب اعمال صالحہ کی یہ فضیلت ہے تو صالحین کہ جن سے یہ اعمال صادر ہوتے ہیں ان کی عظمت کس قدر ہوگی۔ اس کا اندازہ قران وحدیث کے دلائل و نصوص سے لگایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی کریم ﷺ سے اعلان کرواتے ہیں:

ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین (سورۃ الاعراف:۱۹۶)

بے شک اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرتا ہے (اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ) اسی نے (مجھ پر) کتاب نازل فرمائی اور وہ صالحین سے محبت کرتا ہے۔

جب صالحین اللہ کے محبوب ہیں تو ان کی رفاقت بھی بہت بڑی چیز ہے اسی لئے فرمایا:

وحسن اولٓئک رفیقا ذالک الفضل من اللہ (سورۃ النساء:۶۹۔۷۰)

اور یہ حضرات (جن کے رفیق ہوں) بہت اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کی جانب سے فضل ہے۔ اگر رفیق سفر کوئی اچھا میسر آجائے تو سفر پر سکون اور آرام دہ ہوجاتا ہے۔ اور آدمی واپس آکر اس کی تعریف اپنے احباب میں کرتا ہے، صالحین ہمارے سفر کے وہ ساتھی ہیں کہ جن کی تعریف کوئی عام انسان نہیں بلکہ رب رحمان بھی کرتا ہے۔ اسی لئے انبیاء کرام نے اللہ تعالیٰ سے صالحین کی رفاقت کا سوال کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا کی:

رب قد آتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السموٰت والارض انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین (سورۃ یوسف:۱۰۱)

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت بھی عطا کی اور خوابوں کی تعبیر بھی سکھلائی تو ہی ارض سماوات کو پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی دنیا و

آخرت میں میرا سرپرست ہے۔ اسلام پر میرا خاتمہ کراور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں:

رب ھب لی حکما والحقنی بالصالحین (سورۃ الشعراء:۸۳)

میرے رب مجھے حکمت دے اور مجھے صالحین مین شامل کردے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے فرمایا:

وانه فی الآخرة لمن الصالحين (سورۃ النحل:۱۲۲)

اور آخرت میں وہ یقیناً صالحین میں سے ہوں گے۔

جب صالحین کی رفاقت کی اللہ تعالیٰ نے تعریف و مدح فرمائی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم صالحین کی مصاحبت ومجالست اختیار کریں، اسی سلسلہ میں ہمارے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب من یومران یجالس، سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی صحبۃ المومن)

کسی مومن ہی کو ساتھی بناؤ، اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار ہی کھائے۔

مزید ارشاد فرمایا:

الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل (ابوداؤد، حوالہ مذکور ترمذی، کتاب الزھد)

آدمی اپنے دوست کے دین (سیرت) پر ہوتا ہے پس تمہارا ہر آدمی یہ ضرور دیکھے کہ کس کے ساتھ دوستی کررہا ہے۔

صالح دوست اور برے دوست کے ساتھ ہم نشینی کی دل نشین منظر کشی حدیث میں یوں پیش کی گئی ہے:

انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ریحا طیبة ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منه ریحا منتنة (صحیح بخاری، کتاب الذبائح باب المسک)

نیک ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری اٹھانے والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔ پس کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) عطیہ دے دے گا۔ یا تو خود اس سے خریدے گا (یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تب بھی) یا یہ کہ تو اس سے پاکیزہ خوشبو پالے گا۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا۔ یا پھر تو اس سے بدبودار بُو پائے گا۔

صالحین سے محبت، صالحین کے درجہ تک پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

یا رسول الله کیف تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بھم

اے اللہ کے رسول آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو ایک جماعت سے محبت رکھتا لیکن ان کے ساتھ ملا نہیں (انہیں دیکھا نہیں یا ان جیسے عمل نہیں کرسکا) تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

المرء مع من احب

آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی محبت ہوگی (صحیح بخاری، کتاب الادب باب علامۃ حب اللہ)

حضرت انس رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، تم نے قیامت کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ اس نے عرض کیا، کچھ بھی نہیں سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

أنت مع من احببت

تیرا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا، جن سے تمہیں محبت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ ﷺ کی یہ حدیث سن کر ہوئی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فانا احب النبی ﷺ وابابکر وعمر وارجو ان اکون معھم بحبی ایاھم وان لم اعمل بمثل اعمالھم

میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہیں کرسکا (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی باب مناقب عمر)

اللہ تعالیٰ سے اولاد کیلئے دعا کریں تو صالح بیٹے کی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی:

رب ھب لی من الصالحین (سورۃ الصافات:۱۰۰)

اے میرے رب! مجھے صالح (بیٹا) عطا فرما۔

اسی طرح ہم نشین کیلئے دعا کریں تو صالح ہم نشین کی جیسے حضرت حریث بن قبیصہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور میں نے کہا:

اللھم یسرلی جلیسا صالحا

یا اللہ مجھے صالح ہم نشین (مصاحب و ساتھی) عنایت فرما۔

پھر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور میں نے انہیں کہا:

انی دعوت اللہ عزوجل ان یسرلی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعته من رسول اللہ ﷺ لعل اللہ ان ینفعنی به

میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک بخت ساتھی دے لہٰذا آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، شاید اللہ اس کی وجہ سے مجھے نفع دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سمعت رسول اللہ ﷺ یقول

ان اول ما یحاسب به العبد بصلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضته شیء قال انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل به ماانقص من الفریضة ثم یکون سائر عمله علی نحو ذالک.

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے (قیامت کے روز) سب سے پہلے بندے سے نماز کا محاسبہ ہوگا اگر نماز درست نکلی تو اس نے فلاح پائی اور کامیاب ہوا، اگر نماز خراب نکلی تو اس نے خسارہ پایا، اور ناکام ہوا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوگی تو کہا جائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نفل ہیں، ان میں سے فرض کو مکمل کردیا جائے پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا (سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب المحاسبہ علی الصلوات)

صالحین کی صحبت و رفاقت اپنی جگہ بڑی عظمت و برکت کا باعث ہے حتیٰ کہ صالحین کے ساتھ مصاحبت و مجالست کی نیت سے سفر بھی باعث مغفرت بن جاتا ہے کہ ان کی طرف قرب و نزدیکی کی وجہ سے ایک سو آدمیوں کے قاتل کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا، اس نے ننانوے (۹۹) قتل کئے، پھر اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو اسے ایک راہب (پادری) کا پتہ بتلایا گیا، اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ اس نے پادری کو بھی قتل کر کے سو کی تعداد پوری کرلی، اس نے پھر پوچھا کہ سب سے بڑا عالم بتاؤ، اسے ایک عالم کی نشاندہی کی گئی، اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے سو آدمی قتل کئے ہیں، کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس عالم نے کہا، ہاں! کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو؟ جا، فلاں زمین (علاقے) میں چلا جا۔

فان بھا اناسا یعبدون اللہ تعالیٰ فاعبد اللہ معھم ولا ترجع الی ارضک فانھا ارض سوء

بلاشبہ وہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر، اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا، یہ برائی کی زمین ہے۔ چنانچہ اس نے نیکوں کی بستی کی طرف سفر شروع کردیا۔ ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا، کہ اسے موت آگئی۔ (اس کی روح کو ملائکہ لینے کیلئے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (دونوں ہی) آگئے۔ اور انکے مابین جھگڑا شروع ہوگیا۔ ملائکہ رحمت نے کہا، وہ تائب ہوکر آیا تھا اور دل کی پوری توجہ سے وہ اللہ کی طرف آنے والا ہے، عذاب کے فرشتے بولے، اس نے کبھی بھلائی کا کام نہیں کیا (اس لئے وہ عذاب کا مستحق ہے، ان فرشتوں کے مابین یہ جھگڑا جاری تھا) پس ایک فرشتہ، آدمی کی شکل میں آیا، اسے انہوں نے اپنا حکم بنالیا، اس نے فیصلہ دیا، دونوں زمینوں کے مابین مسافت کو ناپو (یعنی جس علاقے سے وہ آیا تھا وہاں سے یہاں تک کا فاصلہ اور یہاں سے نیکوں کے علاقے کا فاصلہ دونوں کی پیمائش کرو) ان دونوں میں سے وہ جس کے قریب ہو، وہی اس کا حکم ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس زمین کو زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ ارادہ کئے جارہا تھا، پس اسے رحمت کے فرشتوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔

اور ''صحیح'' کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے:

فکان الی القریة الصالحة اقرب بشبر فجعل من اھلھا.

پس پیمائش میں وہ نیک (لوگوں کی) بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ قریب نکلا، چنانچہ اسے اس بستی کے نیک لوگوں میں سے کردیا گیا۔

نیز ''صحیح'' ہی کی ایک اور روایت کے الفاظ ہیں اللہ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آرہا تھا) حکم دیا کہ تو دور ہوجا اور ارض صالحین کو (جس

کی طرف جارہا تھا) حکم دیا کہ تو قریب ہو جا اور فرمایا ان دونوں کے مابین فاصلہ ناپو، جب انہوں نے ناپا تو ارض صالحین کی طرف اسے ایک بالشت زیادہ قریب پایا، فغفر له بس اسے بخش دیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

فنأى بصدره نحوها

وہ اپنے سینے کے سہارے (بطور کرامت) سرک کر پہلے زمین سے دور ہوکر (تھوڑا سا) دوسری طرف ہوگیا۔ (بخاری، کتاب الانبیاء، باب ۵۴، مسلم کتاب التوبة باب قبول توبة القاتل، ریاض الصالحین باب التوبہ)

صالح کی اپنی اولاد اور اخلاف کے لئے برکت ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کو قرآن کریم نے حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں یوں بیان کیا:

واما الجدار فكان لغلامين يتيمين في المدينة وكان تحته كنز لهما وكان ابوهما صالحا فاراد ربك ان يبلغا اشدهما ويستخرجا كنزهما رحمة من ربك وما فعلته عن امری (سورة الکہف:۸۲)

اور رہی دیوار تو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی جو اس شہر میں رہتے ہیں اور اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال مدفون تھا (جو ان کے باپ سے میراث میں پہنچا ہے) اور ان کا باپ (جو مرگیا ہے وہ) ایک نیک آدمی تھا (اس کے نیک ہونے کی برکت سے اللہ نے اس کی اولاد کے مال کو محفوظ کرنا چاہا اگر دیوار گر جاتی تو لوگ یہ مال لوٹ لے جاتے اور غالبا جو شخص ان یتیم لڑکوں کا سرپرست تھا اس کو اس خزانے کا علم ہوگا وہ یہاں موجود نہ ہوگا جو انتظام کر لیتا اس لئے آپ کے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائیں اور اپنا دفینہ نکال لیں اور (یہ سارے کام میں نے اللہ کے حکم سے کئے ہیں ان میں سے) کوئی کام میں نے اپنی رائے سے نہیں کیا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فيه دليل على ان الرجل الصالح يحفظ في ذريته وتشمل بركة عبادته لهم في الدنيا والآخرة (تفسیر ابن کثیر)

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ صالح آدمی کا اس کی اولاد کے بارے میں بھی خیال رکھا جاتا ہے اور اس کی عبادت کی برکت انہیں دنیا وآخرت میں شامل حال رہتی ہے۔

صالحین کے ساتھ ربط وتعلق اور محبت کی چاہت ہر چیز کرتی ہے حتیٰ کہ جمادات و نباتات، نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کیلئے کھجور کے ایک تنے کے پاس کھڑے ہوتے، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہ ہم آپ کیلئے ایک منبر تیار کردیں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو کردو چنانچہ انہوں نے آپ کیلئے منبر تیار کردیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ اس منبر پر تشریف لے گئے اس پر اس کھجور کے تنے سے بچے کی طرح رونے کی آواز آنے لگی۔ آنحضرت ﷺ منبر سے اترے اور اسے اپنے گلے سے لگالیا، جس طرح بچوں کو چپ کراتے ہیں اسی طرح آپ ﷺ اسے چپ کرارہے تھے اور آپ ﷺ نے اسے فرمایا۔

اختر ان اغرسک فی المکان الذی کنت فیه فتکون کما کنت وان شئت ان اغرسک فی الجنة فتشرب من انهارها فیحسن نبتک وتثمر فیاکل منک الصالحون فاختار الآخرة علی الدنیا.

دو صورتوں مین سے کوئی ایک اختیار کر، ایک تو یہ کہ میں تجھے اسی جگہ لگا دیتا ہوں جہاں تو تھا پھر تو ویسے ہی ہو جائے گا جیسے تو تھا، دوسری صورت یہ ہے کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں لگوا دیتا ہوں، وہاں کی نہروں سے تجھے پانی ملے، تیری انگوری بھی اچھی ہو اور تو پھل دار ہو جائے پھر تجھ سے صالح (نیک لوگ) کھائیں، کھجور کے تنے نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی (فتح الباری، ۶/۲۰۳۔ مسند احمد ۵/۱۳۹)

صالحین کی صحبت و برکت سے انسان تو انسان حیوان اور چوپائے بھی انتفاع و استفادہ کرتے ہیں۔ ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے بتلایا کہ میں نے ابوالفضل جوہریؒ کا ایک وعظ ۴۶۹ ہجری میں جامع مصر کے اندر سنا وہ برسر منبر یہ فرمارہے تھے، کہ جو شخص نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے ان کی نیکی کا حصہ اس کو بھی ملتا ہے، دیکھو اصحاب کہف کے کتے نے ان سے محبت کی اور ساتھ لگ گیا تو اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں اس کا ذکر فرمایا۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں ابن عطیہ رحمہ اللہ کی روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ جب ایک کتا صلحاء اور اولیاء کی صحبت سے یہ مقام پاسکتا ہے تو آپ قیاس کرلیں کہ مومنین موحدین جو اولیاء اللہ اور صالحین سے محبت رکھیں ان کا مقام کتنا بلند ہوگا (تفسیر قرطبی: ۱۰/۳۷۱)

رشتہ از دواجیت کی وجہ سے خاند و بیوی ساتھ پرسکون ماحول پیدا کرتا ہے، کتنے خوش

نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں صالحہ بیوی میسر آ جائے کیونکہ آدمی کیلئے اس سے گراں قدر کوئی چیز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الدنیا متاع و خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ

دنیا (حقیر) سامان ہے اور دنیا کا بہترین متاع (سامان) صالحہ عورت ہے۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء)

لفظ صالح ایک عظیم صفت ہے جس شخص کی اس صفت کے ساتھ مدح کی جائے تو یہ اس کیلئے بہت بڑا تزکیہ ہے حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت کے کیا کہنے کہ ان کیلئے یہی لفظ زبان نبوت سے صادر ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں استبرق (ریشمی کپڑے) کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انہوں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اری عبداللہ رجلا صالحا

میں عبداللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل ابن عمر)

ہم سب کو صالح بننے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح ہم بے شمار نمازیوں کی دعاؤں کے مستحق بن جائیں گے اور انمیں کئی مستجاب الدعوات ہوں گے، ہر نمازی دعا کرتا ہے:

السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین.

ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو۔

شاید کسی ایسے ہی مستجاب الدعاء کی تلاش میں امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ایک درہم خرچ کر کے اپنے لئے جنت کا سامان پیدا کرلیا۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ سنن ابوداؤد والے امام ابوداؤد بڑی کشتی پر سوار ہوئے انہوں نے ساحل پر ایک چھینکنے والے کی آواز کو سنا کہ اس نے الحمدللہ کہا، انہوں نے (کشتی والوں کو رکنے کا کہا اور) ایک چھوٹی کشتی ایک درہم کے ساتھ کرائے پر لی اور چھینکنے والے کے پاس آئے اس کی چھینک کا جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) پھر واپس (کشتی والوں کے پاس) آ گئے، مسافروں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا (کہ اتنی سی بات کیلئے تم نے ایک درہم خرچ کر دیا اور اس نے آگے سے صرف یہی کہا: **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم**) امام صاحب نے فرمایا (بس اسی دعا لینے کی خاطر میں نے ایسا کیا کیونکہ)

لعلہ یکون مجاب الدعوۃ

شاید کہ اس کی دعا مقبول ہوتی ہو۔

جب وہ سونے لگے تو انہوں نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا تھا

یا اھل السفینۃ ان ابا داؤد اشتری الجنۃ من اللہ بدرھم

اے کشتی والو بلاشبہ ابوداؤد نے ایک درہم کے بدلے اللہ تعالیٰ سے جنت خرید لی (فتح الباری: ۱۰/۶۱۰)

صالح بنے بغیر گزارہ بھی نہیں ہے ایک وقت آتا ہے کہ انسان صالح بننے کیلئے مہلت مانگتا ہے لیکن مہلت نہیں ملتی، قرآن کریم میں ہے:

وانفقوا من مارزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لو لااخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین (سورۃ المنافقون)

اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا اس میں سے وہ وقت آنے سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کو موت آئے تو کہنے لگے: اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت اور کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ کر لیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔

آگے سے آواز آتی ہے:

ولن یوخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون.

اور اللہ کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت آجائے اور اللہ باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ صالحین کی صحبت و مصاحبت کو غنیمت جاننا چاہئے کیونکہ ایسے لوگ دنیا سے ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ شاید نبی کریم ﷺ نے اپنی حدیث مبارک میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ:

یذھب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیھم اللہ بالۃ (بخاری کتاب الرقاق، باب ذھاب الصالحین)

نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد جو کے بھوسے یا کھجور کے چھلکے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ پاک کو کچھ ذرا بھی پرواہ نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کی توفیق، صالحین کی محبت و رفاقت عطا فرمائے آمین۔